مسلسل 12 دن روزے رکھنے کی منت مانی اور درمیان میں روزہ چھوڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Aqs-2528 تاریخ: 16-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت نے اپنے کام کے لیے ربیع الاول میں 12 روزے لگاتار رکھنے کی منت مانی، لیکن چھ روزے لگاتار رکھنے کے بعد گرمی اور کمزوری کی وجہ سے تسلسل توڑ دیا اور روزہ نہیں رکھا، تو اب اس کا کیا حل ہے؟ کیا دوبارہ 12 روزے رکھنے ہوں گے؟ یا پہلے کے رکھے ہوئے چھ روزے کافی ہیں اور اب صرف چھ روزوں کی قضا کرنی ہو گی؟ نیز یہ روزے ابھی بھی لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا ناغے کے ساتھ بھی رکھے جاسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں منت کی قضا کی نیت سے دوبارہ مکمل 12 روزے لگاتار یعنی ناغہ کیے بغیر رکھنے لازم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عورت نے اپنے کام کے لیے ربیع الاول میں 12 روزے لگاتار رکھنے کی منت مانی تھی اور جس کام کے لیے کوئی منت مانی جائے اور منت ماننے والا چاہتا ہو کہ وہ کام ہو بھی جائے، تو کام ہو جانے کی صورت میں منت میں شرط کی گئی بات پر عمل کرنا اور منت کو بعینہٖ اُسی طرح پورا کرنا واجب ہوتا ہے کہ جس طرح منت مانتے ہوئے شرط ذکر کی ہو، لیکن اس عورت نے شرط کے مطابق 12 روزے لگاتار نہیں رکھے، بلکہ چھ روزے لگاتار رکھنے کے بعد گرمی اور کمزوری کی وجہ سے روزوں میں ناغہ کر لیا، لہٰذا شرط پوری نہ کرنے کی وجہ سے منت پوری نہیں ہوئی اور چونکہ اب منت کا مقرر کیا ہوا وقت بھی گزر گیا ہے، لہٰذا اس کی قضا لازم ہے، کیونکہ وقت مقرر کر کے مانی ہوئی منت پوری نہ کرنے کی صورت

میں قضاواجب ہو جاتی ہے اور قضا بھی اُسی طرح کرنالازم ہوتی ہے، جس طرح منت میں شرط کی ہو۔

منت اللہ پاک سے وعدہ ہے اور اسے بغیر شرعی مجبوری کے پورا نہ کرنا گناہ ہے، لہٰذا اس منت ماننے والی عورت پر لازم ہے کہ قضا کے ساتھ ساتھ اسے وقت پر پورا نہ کرنے کے گناہ سے توبہ بھی کرے۔

قرآن مجید میں منت پوری کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: "اور اپنی منتیں پوری کریں۔" **(پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 29)**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَن نذر ان یطیعَ اللّٰہَ فلیطِعْہ" ترجمہ: جو یہ منّت مانے کہ اللہ پاک کی اطاعت کرے گا، تو اُس کی اطاعت کرے (یعنی منّت پوری کرے)۔

(صحیح البخاری، ج2، ص522، حدیث 6696، مطبوعہ لاھور)

منت اللہ پاک سے وعدہ ہے اور اسے پورا نہ کرنا گناہ ہے۔ چنانچہ مبسوطِ سرَخسی میں ہے: "الناذر معاھد للہ تعالیٰ بنذرہٖ فعلیہ الوفاء بذٰلک وقد ذَمّ اللہ تعالیٰ قوما ترکوا الوفاء بالنذر" ترجمہ: منت ماننے والا اپنی منت کے ذریعے اللہ پاک سے وعدہ کرتا ہے، لہٰذا اس پر اسے (یعنی منت کو) پورا کرنا واجب ہے اور اللہ پاک نے منت پوری نہ کرنے والی قوم کی مذمت فرمائی ہے۔

(المبسوط للسرَخسی، ج3، ص143، مطبوعہ کوئٹہ)

منت کو ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا چاہتا ہے، تو وہ شرط پائی جانے کی صورت میں منت میں مانا ہوا کام ہی کرنا واجب ہوتا ہے۔ چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے: "ان سمی شیئا ففی المطلق یجب الوفاء بہ وکذا فی المعلق ان کان التعلیق بشرط یراد کونہ" ترجمہ: اگر (منت میں) کسی کام کا ذکر کیا، تو مطلق منت میں اسی کام کو پورا کرنا واجب ہے اور اسی طرح معلق منت میں بھی (اسی کام کو پورا کرنا واجب ہے)، اگر ایسی شرط پر معلق کیا، جس کا ہونا چاہتا ہے۔

(تبیین الحقائق، ج3، ص427، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے، مثلاً: اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں، تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا، ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا، تو اوتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے۔"

(بہار شریعت، حصہ 9، ج2، ص314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

لگاتار روزوں کی منت مان کر الگ الگ روزے رکھ لیے، تو منت پوری نہیں ہو گی۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "لو اوجب علی نفسہ صوما متتابعا فصامہ متفرقا لم یجز" ترجمہ: منت ماننے والے نے اگر اپنے اوپر لگاتار روزے واجب کیے اور الگ الگ کر کے رکھے، تو وہ روزے (منت کے لیے) کافی نہیں ہوں گے (یعنی دوبارہ لگاتار روزے رکھنے لازم ہوں گے)۔

(البحر الرائق، کتاب الصوم، فصل فی النذر، ج2، ص519، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "پے درپے (یعنی لگاتار) روزے کی منت مانی، تو ناغہ کرنا، جائز نہیں۔"

(بہارِ شریعت، حصہ5، ج1، ص1017، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جس وقت یا دن کی منت مانی تھی، اس دن پوری نہ کی، تو قضا واجب ہے۔ چنانچہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: "النذر المعین اذا صامہ بنیۃ آخر کقضاء رمضان و الکفارۃ کان عن الواجب و علیہ قضاء ما نذر" ترجمہ: نذرِ معین کے دن جب کسی اور واجب مثلاً: رمضان کی قضا اور کفارہ کی نیت سے روزہ رکھا، تو (جس کی نیت سے رکھا) اُسی واجب کا روزہ ہو گا اور اس پر منت کے روزے کی قضا واجب ہو گی۔ **(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الاول، ج1، ص216، مطبوعہ کراچی)**

قضا اسی طرح واجب ہوتی ہے، جس طرح منت میں شرط ذکر کی ہو۔ چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے

:"القضاء يجب علی حسب الاداء ۔۔۔ فنقول :۔۔۔ کل صوم یؤمر فیه بالتتابع لاجل الفعل وهو الصوم یکون التتابع شرطا فیه حیث دار الفعل، و کل صوم یؤمر فیه بالتتابع لاجل الوقت ففوت ذلک الوقت یسقط التتابع وان بقی الفعل ووجب القضاء، فان من قال :۔۔۔ للہ علي أن أصوم شهرا متتابعا، یلزمه أن یصوم متتابعا، لا یخرج عن نذره إلا به، ولو أفطر یوما في وسط الشهر یلزمه الاستقبال، لأن التتابع ذکر للصوم، فکان الشرط هو وصل الصوم بعینه، فلا یسقط عنه أبدا ۔۔۔ والفقه فی ذٰلک ظاهر، وهو انه اذا وجب التتابع لاجل نفس الصوم فما لم یؤده علی وصفه لم یخرج عن عهدة الواجب، ملخصا "ترجمہ: قضا ادا کے طریقے ہی کے مطابق واجب ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ ہر وہ روزہ کہ جس میں لگاتار رکھنے کا حکم فعل یعنی روزے ہی کی وجہ سے دیا گیا ہے، اس میں لگاتار رکھنا اس وقت شرط ہو گا، جب فعل پایا جائے اور ہر وہ روزہ کہ جس میں لگاتار رکھنے کا حکم وقت کی وجہ سے دیا گیا ہو، تو اس وقت کے گزر جانے سے لگاتار رکھنے کا حکم معاف ہو جائے گا، اگرچہ فعل (یعنی روزے کا حکم) باقی رہے اور قضا واجب ہو۔ لہٰذا جس شخص نے یہ کہا کہ اللہ پاک کے لیے مجھ پر ایک مہینے کے لگاتار روزے لازم ہیں، تو اس پر لگاتار روزے رکھنا لازم ہو گا، اس کے بغیر وہ اپنی منت (کی ادائیگی) سے نہیں نکلے گا اور اگر اس نے مہینے کے بیچ میں کسی ایک دن بھی روزہ چھوڑ دیا، تو اس پر دوبارہ شروع سے روزے رکھنا لازم ہو گا، کیونکہ لگاتار کی شرط کو روزوں کی وجہ سے ذکر کیا گیا ہے، تو شرط بعینہٖ لگاتار روزے رکھنا ہوئی، لہٰذا (لگاتار روزے رکھے بغیر) یہ شرط اس کے ذمے سے کبھی بھی معاف نہیں ہو گی اور اس کی فقہی وجہ ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب لگاتار رکھنا روزوں ہی کی وجہ سے واجب ہوا، تو جب تک وہ اس شرط کو اس کے وصف کے مطابق ادا نہیں کرے گا، تب تک واجب کی ذمہ داری سے بھی نہیں نکلے گا۔

(بدائع الصنائع، کتاب الصوم، ج02، ص212، مطبوعہ کوئٹہ)

مسلسل روزے رکھنے کی منت کے بعد روزوں میں ناغہ ہو گیا، تو دوبارہ شروع سے رکھنے لازم ہوں

گے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"لو قال لله علي أن أصوم يومين أو ثلاثة أو عشرة لزمه ذلك ،ويعين وقتا يؤدي فيه،فإن شاء فرق وإن شاء تابع إلا أن ينوي التتابع عند النذر فحينئذ يلزمه متتابعا ، فإن نوى فيه التتابع، وأفطر يوما فيه أو حاضت المرأة فى مدة الصوم استأنف واستأنفت كذا فى السراج الوهاج"ترجمہ: منت ماننے والے نے اگر یہ کہا کہ اللہ پاک کے لیے مجھ پر لازم ہے کہ میں دو دن یا تین دن یا دس دن روزہ رکھوں گا، تو اس پر یہ منت لازم ہو جائے گی اور اگر وقت مقرر کر لیا، تو اسی وقت میں منت کو ادا کرے، پھر چاہے تو الگ الگ کر کے رکھے اور چاہے تو لگاتار رکھے، لیکن اگر منت مانتے وقت اس نے لگاتار روزوں کی نیت کی ہو، تو ایسی صورت میں اس پر لگاتار روزے لازم ہوں گے۔ پھر اگر اس نے منت میں لگاتار روزوں کی نیت کی تھی، لیکن بیچ میں ایک دن روزہ نہیں رکھا یا عورت کو روزوں کی مدت میں حیض آ گیا، تو ایسی صورت میں مرد اور عورت دوبارہ شروع سے روزے رکھیں۔ اسی طرح سراج وہاج میں ہے۔

(الفتاوی العالمگیریة، کتاب الصوم، الباب السادس فی النذر، ج1، ص230، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ایک مہینے کے روزے کی منت مانی۔۔۔ اور پے درپے کی شرط لگائی یا دل میں نیّت کی، تو یہ بھی ضرور ہے کہ ناغہ نہ ہونے پائے، اگر ناغہ ہوا ۔۔۔ تو اب سے علی الاتصال (لگاتار) روزے رکھے۔ ملخصا"

(بہارِ شریعت، حصہ5، ج1، ص1017، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29ربیع الاول 1445ھ/16اکتوبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت المفتی daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے